

۴

۲۳۰ / ۲۱۶۲۱

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان نظام اس مسئلہ کا بارے میں کہ اگر کسی روزے کی حالت میں تر انگلی یا خانہ کا ٹکڑا میں داخل کر دی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، جیسا کہ کتب میں تحریر ہے۔

دفعہ ۱۲۱۱۱ الفوت و غزوہ کو ادخالت العائنة اصبحان فرجا اور در حال لیسہ علی المختار الا ان تکون مسلوحة بلاء اور دھون، فتم اور شالی میں ہے

لوصول الماء او لبقاء شئ من اشیاء الرأخل

حکم روزہ ٹوٹنے کے لیے جو صرف تک رسالاً ضروری ہے، صورت منکرہ میں جو غف اور موضع یا خانہ میں فاصلہ بہت زیادہ ہے، تر انگلی جو اس نے داخل کی ہے، تو کیا اسکا تری جو غف تک پہنچتا ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹنے کا حکم کیا گیا ہے، اگر پہنچ ہی جاتی ہے تو کیا صرف تری ہی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اس بارے میں جاری تحقیق کیا ہے۔ براہ کرم فقہی عبارت کے روشنی میں جواب دیکر محزون فرمائیں

احمد انان

فون نمبر 0302 3857018

ناروہ کراچی نزد کالا سکول



روزہ اس وقت فاسد ہوتا ہے جب کوئی چیز باہر سے بدن کے اندر جوف معتبر تک پہنچ جائے۔ یا ایسے عضو تک پہنچ جائے جہاں سے جوف معتبر تک منفذ موجود ہو اور غالب گمان اس دوا کے جوف معتبر تک پہنچ جانے کا ہو۔

اور جوف معتبر تین چیزیں ہیں، ۱: معدہ ۲: حلق ۳: آنتیں۔ لہذا بدن کے ایسے اعضاء جن سے جوف معتبر تک کوئی منفذ نہ پایائے ان اعضاء تک کسی مفطر کے پہنچ جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ اور آجکل کی تحقیق کے مطابق عورت کے فرج اور آنتوں یا معدہ کے درمیان کوئی منفذ نہیں پایا جاتا، لہذا دوا داخل کرنے یا ترانگی سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

اسی طرح دبر میں ترانگی داخل کرنے سے بھی چونکہ وہ تری جوف معتبر تک نہیں پہنچتی اور نہ موضع حقنہ تک پہنچتی ہے (کمافی امداد الاحکام) اسلئے اس صورت میں بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں اگر کسی نے مبالغہ کیا اور موضع حقنہ تک پانی پہنچایا تو روزہ فاسد ہو جائیگا، کیونکہ وہاں سے آنتوں سے پانی پہنچ جاتا ہے۔

فی ضابط المفطرات: ص ۲۲

ان الجوف المعترفی نفسہ عند الحنفیة والمالکیة هی المعدة والحلق والامعاء . اما الاجواف الآخر التي توجد فی باطن الجسم الانسانی ، فما كان له مسلك الی احد هذه الثلاثة بحيث اذا وصل شیء من الخارج الی هذا الجوف وصل الی احد هذه الثلاثة عادة، اما مباشرة واما بواسطة جوف آخر، فهو ایضا جوف معتبر تبعالها ، فیاخذ حکمها وما لایكون كذلك فلیس بجوف معتبر عندهم لاصلا ولا تبعاً فاذا وصل الی الجوف المعترف شیء من المفطرات من منفذ معتبر وصولا معتبرا فسد الصوم .

وفیه ایضاً ص ۲۷

فی الدر المختار: ولو بالغ فی الاستنجاء حتی بالغ موضع الحقنة فسد ، وهذا قل ما یكون .

وفیه ایضاً: ص ۳۴

واماعد العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ الفرج الداخل من الجوف فلعدم الحاجز بینہ وبين الجوف فی رایہم كما صرح به نفسه وهذا التعلیل یقتضی انه وان ثبت بینہما حاجز كما یقول الاطباء المعاصرون لم یکن فی حکمہ . واما

نقل الكاساني عن المشايخ فساد الصوم بالاقطار في قبل المرأة فهو ايضا مبني على قيام المسلك بين مشانتها وجوفها كما صرح هو بنفسه لكن الطب الحديث لا يفرق بين مثانة الرجل والمرأة ويصرح بعدم المسلك فيهما فهنا يقتضى ان يكون حكم مثانة الرجل والمرأة واحدا عند هولاء المشايخ ايضا وهو عدم الفساد بالاقطار في احليل المرأة والرجل لانتهاء المبني في كليهما وهو وجود المسلك .

وفيه ايضا ص ١٧٤

ومما يدخل الدبر الحقنة الشرجية ، ومنظار الشرج ، واصبع الطبيب ..... والحد الذى يتعلق بالوصول اليه الفساد قدر المحقنة ، كما مر عن فتح القدير فى بحث الجوف اى قدر ما يصل اليه راس المحقنة التى هى آلة الاحتقان . واما منظار الشرج واللبوس واصبع الطبيب فلا يفسد بادخالهما فى الدبر عند المالكية لكونها جامدة بشرط ان لا تكون متلبسة بمائع او بما ينماع ولو بعد الدخول ، ولا يفسد عند الحنفية ، لعدم الاستقرار فيه لان بقاء الطرف الاخر للمنظار والاصبع واللبوس بيد الطبيب يمنع استقرارها فيه ، الا ان يفصل منها شىء ووصل الى قدر المحقنة واستقر فيه فيكون فى حكم الحقنة .

وفى امداد الاحكام ج ٢ ص ١٢٩

قلت وثبور البواسير التى تخرج عند الاستنجاء انما تكون داخله قدر الاصبع والقدر الذى يصل اليه راس المحقنة هو خمسة اصابع الى ستة لا يكون اقل من ذلك كما افاده الطبيب الحاذق القاضى بشير الدين اللكنوى فالبلة الكائنة على تلك البثور لا تبلغ قدر المحقنة اصلا فلزم القول بعدم فساد الصوم بتلك البلة .

والله اعلم

وقول الدر "ولو الاصبغ مبتلة فسد" قيد الشامى بما لو ادخل الاصبغ الى موضع

الحقنة . والله اعلم بالصواب



(سيد حسين احمد)

دارالافتاء جامع دارالعلوم كراچي

يكيم شعبان ١٤٣٦ھ

٢٥ ربي ٢٠١٥

مصحح  
بذره محمود غفر الله  
١٤٣٦ھ



00189